HJRS HEC Journal Recognition System
Category Y
AL-HAYAT Research Journal
Jlali Research Institute of Social Science, Lahore
ISSN (Online): 3006-4767
ISSN (Print): 3006-4759
Volume 2 Issue 2 (Jan-Mar 2025)

پاکستان میں اسلامی تعلیمات اور AI ایجوکیشن ٹولز کا انضمام: مواقع اور شرعی حدود

Incorporating Artificial Intelligence Tools in Islamic Education in Pakistan: Prospects and Islamic Legal Boundaries

Dr. Hafiza Bareera Hameed
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, The Government Sadiq College Women University Bahawalpur, bareera.hameed@gscwu.edu.pk

Abstract

In the contemporary digital era, Artificial Intelligence (AI) is transforming education globally, and Islamic education in Pakistan is no exception. With millions of students enrolled in traditional madrasas, modern Islamic schools, and universities studying the Quran, Hadith, Fiqh, and other religious sciences, the integration of AI-based educational tools presents substantial opportunities. These include personalized and adaptive learning, improved accessibility in remote regions, enhanced teacher support through automation of administrative tasks, and facilitation of research in Islamic studies—such as Tajweed practice, Arabic language instruction, Hadith chain verification, and rapid access to Tafsir resources. Such advancements can bring Pakistani Islamic education closer to international standards, empowering the youth to engage with the modern world while preserving core religious values and spiritual integrity. Nevertheless, this integration poses significant Shariah and ethical challenges, including concerns over the authenticity and verification of information, protection of student privacy, the indispensable role of human teachers in moral and spiritual nurturing, and the potential for misuse or over-reliance on AI. Issuing fatwas or fully depending on AI for religious rulings is impermissible, as it lacks human ijtihad and contextual understanding. This article provides a comprehensive analysis of these opportunities and Shariah boundaries within the Pakistani context, grounded in recent empirical studies and established Islamic jurisprudential principles. It concludes with practical recommendations for a balanced framework that maximizes AI's benefits while ensuring adherence to Shariah, thereby enabling Islamic education to thrive effectively in the modern age.

Keywords: Artificial Intelligence, Personalized Learning, Digital Accessibility, Spiritual Training

تعارف:

آج کا دور ڈیجیٹل انقلاب کا دور ہے، جہاں مصنوعی ذہانت (AI) انسانی زندگی کے ہر شعبے کو متاثر کر رہی ہے اور تعلیم اس کی سب سے نمایاں مثال ہے۔ پاکستان میں اسلامی تعلیم کا ایک وسیع و عریض نظام موجود ہے جو لاکھوں طلبہ و طالبات کو قرآن کریم کی تلاوت، احادیث نبویہ کی تعلیم، فقہی مسائل کی سمجھ اور روحانی تربیت فراہم کرتا ہے۔ اب AI کی شکل میں نئی ٹیکنالوجیز اس روایتی نظام میں داخل ہو رہی ہیں، جو طلبہ کو انفرادی طور پر سیکھنے، فوری رہنمائی حاصل کرنے اور مشکل موضوعات کو آسان بنانے کے نئے راستے کھول رہی ہیں۔ یہ ٹولز نہ صرف عربی زبان اور تجوید کی مشق کو بہتر بنا سکتے ہیں بلکہ دینی علوم کی تحقیق اور رسائی کو بھی کئی گنا بڑھا دیتے ہیں۔ لیکن یہ تبدیلی ایک طرفہ نہیں۔ AI کا استعمال جہاں نئے مواقع پیدا کر رہا ہے، وہیں شرعی اور اخلاقی سوالات بھی اٹھا رہا ہے۔ کیا AI سے حاصل کردہ معلومات پر مکمل بھروسہ کیا جا سکتا ہے؟ طلبہ کی ذاتی آواز اور ڈیٹا کی حفاظت کیسے یقینی بنائی جائے؟ اور سب سے اہم، کیا یہ ٹیکنالوجی استاد اور شاگرد کے درمیان اس روحانی رابطے کی جگہ لے سکتی ہے جو اسلامی تعلیم کی روح ہے؟ یہ مضمون انہی پہلوؤں پر روشنی ڈالے گا کہ پاکستان کے تناظر میں AI کو اسلامی تعلیمی اداروں میں کیسے ضم کیا جائے تاکہ فوائد حاصل ہوں اور شرعی حدود کی پاسداری بھی برقرار رہے۔

CC BY

پاکستان میں اسلامی تعلیم کے لیے: اے آئی ٹولز کے مواقع

پاکستان کا اسلامی تعلیمی نظام ایک وسیع اور متنوع ڈھانچہ ہے جو روایتی دینی مدارس (مدارس) سے لے کر جدید اسلامی سکولز اور جامعات تک محیط ہے۔ یہ ادارے لاکھوں طلبہ کو قرآن مجید، احادیث، فقہ، تفسیر اور دیگر دینی علوم کی تعلیم فراہم کرتے ہیں۔ تاہم، محدود وسائل، بنیادی ڈھانچے کی کمی، ماہر اساتذہ کی کمی اور دور افتادہ علاقوں میں رسائی کے مسائل جیسے چیلنجز کا سامنا ہے۔ اسلام میں علم کی حاصل کرنے کی بہت تاکید کی گئی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ[1] یہ پہلی وحی کا آغاز ہے جو علم اور پڑھنے کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ ایک اور آیت میں ارشاد ہے: قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ[2] اس سے علم رکھنے والوں کی برتری واضح ہوتی ہے۔ احادیث مبارکہ میں بھی علم کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ[3] ان قرآنی آیات اور احادیث کی روشنی میں، مصنوعی ذہانت (AI) کی آمد اسلامی تعلیم کے لیے ایک نئی بشارت ہے۔ یہ ٹیکنالوجی تعلیم کو ذاتی نوعیت کا، زیادہ قابل رسائی اور موثر بنانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ AI ٹولز طلبہ کی انفرادی ضروریات کے مطابق مواد تیار کرتے ہیں، فوری رہنمائی فراہم کرتے ہیں اور اساتذہ کے اداری بوجھ کو کم کرکے ان کی تدریسی صلاحیتوں کو بڑھاتے ہیں۔ پاکستان میں، جہاں رجسٹرڈ دینی مدارس کی تعداد تقریباً 17,738 ہے اور ان میں 22 لاکھ سے زائد طلبہ زیر تعلیم ہیں، AI خاص طور پر مفید ثابت ہو رہی ہے۔ دور دراز علاقوں کے طلبہ جو ماہر قاریوں تک رسائی نہیں رکھتے، اب AI پر مبنی ایپس جیسے TajweedMate ، Tarteel AI اور Quran Tutor کا استعمال کرکے تجوید کی مشق کر سکتے ہیں۔ یہ ایپس ریئل ٹائم فیڈبیک دیتی ہیں، غلطیوں کی نشاندہی کرتی ہیں اور درست تلفظ کی رہنمائی کرتی ہیں۔ نتیجتاً، تعلیم نہ صرف تیز ہوتی ہے بلکہ طلبہ کی دلچسپی بھی برقرار رہتی ہے۔ یہ جدید ٹیکنالوجی اسلامی تعلیم کو عالمی ڈیجیٹل دور کے مطابق ڈھالنے میں اہم کردار ادا کر رہی ہے، جبکہ قرآنی اور حدیث کی تعلیمات کی روح کو برقرار رکھتے ہوئے علم کی روشنی کو مزید وسیع کرتی ہے۔[4]

1. انفرادی سیکھائی کا فروغ:

مصنوعی ذہانت (AI) پر مبنی ٹولز قرآن مجید کی تلاوت اور تجوید کی تعلیم کو ایک نئی جہت دے رہے ہیں۔ یہ ٹیکنالوجیز طلبہ کی ذاتی سیکھنے کی صلاحیتوں، رفتار اور ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے مواد کو حسب ضرورت تیار کرتی ہیں، جس سے سیکھنے کا عمل نہ صرف انفرادی بلکہ زیادہ پرجوش اور پائیدار بن جاتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ علم کی اہمیت اور اس کی برتری کو بارہا بیان کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر:

يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ[5]

یہ آیت علم حاصل کرنے والوں کی اللہ کے ہاں بلند مرتبہ کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے:وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا[6] یہ دعا ہمیں مسلسل سیکھنے اور علم میں ترقی کی ترغیب دیتی ہے۔ احادیث مبارکہ میں بھی تعلیم اور اصلاح کی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا :

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ[7]

ان آسمانی ہدایات کی روشنی میں، AI ایپس طلبہ کی آواز کا تجزیہ کرکے تجوید کی غلطیوں کو فوری طور پر پکڑتی ہیں اور مخصوص، مفید مشوروں کے ساتھ اصلاح کی رہنمائی کرتی ہیں—جو روایتی کلاس روم میں ہمیشہ ممکن نہیں ہوتا۔ مثلاً، ایپس جیسے **TajweedMate**، **Tarteel AI** اور **Quran Tutor** طلبہ کو ان کی موجودہ سطح کے مطابق آیات کی مشق کرواتی ہیں، پیشرفت کو مانیٹر کرتی ہیں اور کمزور مقامات پر خصوصی توجہ دیتی ہیں۔ یہ فیچرز دور افتادہ علاقوں کے طلبہ کے لیے نعمت ثابت ہو رہے ہیں، جہاں ماہر قاریوں کی دستیابی محدود ہے۔ اب وہ اپنے مناسب وقت میں بار بار مشق کر سکتے ہیں، جس سے ان کا اعتماد بڑھتا ہے اور مہارت میں اضافہ ہوتا ہے۔[8]

2. تعلیمی رسائی کا توسع:

مصنوعی ذہانت پر مبنی چیٹ بوٹس اور آن لائن پلیٹ فارمز اسلامی تعلیم کی رسائی کو انقلابی طور پر بڑھا رہے ہیں، خاص طور پر ان علاقوں میں جہاں روایتی دینی اداروں تک پہنچنا مشکل ہے۔ یہ ٹولز ہر وقت دستیاب رہ کر طلبہ کو دینی سوالات کے فوری جوابات، قرآن کی تعلیم اور اسلامی علوم کی بنیادی سمجھ فراہم کرتے ہیں، جو گھر بیٹھے سیکھنے کا موقع دیتے ہیں۔ پاکستان میں الابلاغ اکیڈمی جیسے ادارے AI کی مدد سے مفت آن لائن کورسز پیش کر رہے ہیں، جو اساتذہ اور طلبہ کو جدید ٹیکنالوجی سے جوڑ کر اسلامی تعلیم کو عالمی سطح پر پھیلا رہے ہیں۔ یہ پلیٹ فارمز نہ صرف وقت اور جگہ کی پابندیوں کو ختم کرتے ہیں بلکہ دور دراز کے علاقوں جیسے بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں رہنے والے افراد کو بھی معیاری دینی تعلیم تک رسائی دیتے ہیں، جہاں انفراسٹرکچر کی کمی اور اساتذہ کی قلت عام ہے۔ اس طرح کی سہولیات سے اسلامی تعلیم اب صرف شہری مراکز تک محدود نہیں رہی بلکہ دیہی اور پسماندہ علاقوں تک پہنچ گئی ہے، جس سے نوجوان نسل دینی علوم سیکھنے میں زیادہ فعال ہو رہی ہے۔ AI کی مدد سے تیار کردہ مواد اور لائیو سیشنز طلبہ کی دلچسپی برقرار رکھتے ہیں اور روایتی نظام کے خلا کو پر کرتے ہیں، جو پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں تعلیمی مساوات کو فروغ دیتے ہیں۔[9]

CC BY

3. اساتذہ کی معاونت اور مہارت میں اضافہ :

مصنوعی ذہانت (AI) اسلامی تعلیم کے اساتذہ کی روزمرہ کی ذمہ داریوں میں ایک قابل اعتماد معاون کا کردار ادا کر رہی ہے۔ یہ ٹیکنالوجی سبق کی منصوبہ بندی، امتحانی پرچوں کی تیاری، طلبہ کی کارکردگی کا تجزیہ اور ادارتی کاموں کو خودکار بنانے میں مدد فراہم کرتی ہے، جس سے اساتذہ کو قیمتی وقت کی بچت ہوتی ہے۔ اس بچت شدہ وقت کو وہ طلبہ کی اخلاقی تربیت، روحانی ہدایت اور دل کی اصلاح جیسے بنیادی مقاصد پر صرف کر سکتے ہیں، جو اسلامی تعلیم کی اصل روح ہیں۔ قرآن مجید میں معلم کی ذمہ داری اور تزکیہ نفس کی اہمیت کو یوں بیان کیا گیا :

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ [10]

یہ آیت تدریس کے ساتھ ساتھ تزکیہ اور تربیت کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے۔ احادیث میں بھی معلم کی فضیلت اور کام میں احسان کی تاکید ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ [11]

ان آسمانی ہدایات کی روشنی میں، AI ٹولز اساتذہ کو مختلف سطح کے طلبہ کے لیے حسب ضرورت کوئز اور اسائنمنٹس تیار کرنے، دلچسپ مثالیں تلاش کرنے اور مواد کو جدید بنانے میں مدد دیتے ہیں، جس سے تدریس کا معیار بلند ہوتا ہے اور طلبہ کی توجہ برقرار رہتی ہے۔ جنوبی پاکستان کے ضلع مظفر گڑھ میں اسلامی سکولوں کے اساتذہ پر کی گئی ایک تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ AI کا استعمال اور ڈیجیٹل غیر رسمی سیکھنے سے اساتذہ کی تدریسی اور فنکشنل مہارتوں میں نمایاں بہتری آئی ہے، خاص طور پر وسائل کی کمی والے علاقوں میں۔ یہ تحقیق اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ ٹیکنالوجی اساتذہ کی پیشہ ورانہ ترقی میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ اس کے علاوہ، ہائر ایجوکیشن کمیشن (HEC) پاکستان کی جانب سے قائم کردہ نیشنل سینٹر فار آرٹیفیشل انٹیلیجنس (NCAI) اساتذہ کی تربیت، تحقیق اور ٹیکنالوجی کی رسائی کو فروغ دے رہا ہے، جو اسلامی تعلیمی اداروں سمیت تمام شعبوں کو مستفید کر رہا ہے۔ NCAI مختلف یونیورسٹیوں کے لیبز کا کنسورشیم ہے جو AI میں جدت اور تربیت پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ یوں، AI نہ صرف ادارتی بوجھ کم کرتی ہے بلکہ اساتذہ کو اسلامی تعلیم کے بنیادی مقاصد — تزکیہ نفس اور اخلاقی پرورش — پر زیادہ توجہ دینے کی سہولت فراہم کرتی ہے۔ [12]

4. تحقیق اور مواد کی تیاری میں سہولت :

مصنوعی ذہانت اسلامی علوم کی تحقیق کو ایک نئی جہت دے رہی ہے، جہاں روایتی طور پر دستی تلاش اور توثیق میں مہینوں لگ جاتے تھے، اب AI ٹولز سیکنڈوں میں وسیع ڈیٹا بیسز سے مواد تلاش کر کے پیش کر دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر، حدیث کی سند (اسناد) کی جانچ میں AI الگورتھم راویوں کی زنجیر کا تجزیہ کر کے تسلسل اور توثیق کی نشاندہی کرتے ہیں، جو جعلی یا ضعیف احادیث کی شناخت میں مددگار ہے۔ اسی طرح، قرآن کی تفسیر کی تلاش میں AI مخصوص موضوعات پر متعدد معتبر تفاسیر (جیسے ابن کثیر یا طبری) کو فوری طور پر جمع کر کے موازنہ پیش کرتا ہے، جس سے محققین کا وقت بچتا ہے اور تحقیق کی گہرائی بڑھتی ہے۔ عربی زبان کی تعلیم اور گرامر کی پیچیدگیوں کو سمجھنے میں بھی AI ٹولز مورفولوجیکل تجزیہ اور سیاقی ترجمہ فراہم کر کے سیکھنے کو آسان بناتے ہیں۔ یہ سہولیات نہ صرف طلبہ اور محققین کے لیے مواد کی تیاری کو تیز کرتی ہیں بلکہ صداقت کی یقین دہانی بھی کراتی ہیں، بشرطیکہ AI کو معتبر ڈیٹا سیٹس (جیسے صحاح ستہ) پر ٹرین کیا گیا ہو۔ پاکستان جیسے ملک میں، جہاں دینی کتب خانوں تک رسائی محدود ہے، یہ ٹولز لائبریریوں کی جگہ لے کر تحقیق کو عوامی سطح پر دستیاب بنا رہے ہیں، مگر انسانی نگرانی ضروری ہے تاکہ غلط نتائج سے بچا جا سکے۔ [13]

مصنوعی ذہانت کے ذریعے پیدا ہونے والے یہ مواقع پاکستان کی اسلامی تعلیم کو ایک نئی بلندی پر لے جا سکتے ہیں، جہاں روایتی دینی علوم جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ مل کر عالمی معیار کی تعلیم کا روپ دھار سکتے ہیں۔ آج کی دنیا میں تعلیم صرف کتابی علم تک محدود نہیں بلکہ ڈیجیٹل مہارتوں، تنقیدی سوچ اور گلوبل رابطوں پر بھی منحصر ہے۔ AI کی مدد سے پاکستانی طلبہ قرآن و حدیث کی گہری سمجھ کے ساتھ ساتھ جدید ٹولز کا استعمال سیکھ سکتے ہیں، جس سے وہ عالمی سطح پر مسابقتی بنتے ہیں۔ مثال کے طور پر، آن لائن پلیٹ فارمز اور AI ایپس طلبہ کو عالمی دینی اداروں کے مواد تک رسائی دیتی ہیں، جو پہلے صرف بیرون ملک جانے والوں کے لیے ممکن تھا۔ اس طرح نوجوان نسل دینی اقدار کی پاسداری کرتے ہوئے سائنس، ٹیکنالوجی اور کاروبار کی دنیا سے جڑ جاتی ہے۔ یہ انضمام دینی اقدار کو محفوظ رکھنے کا بھی ضامن ہے، کیونکہ AI کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈیزائن اور استعمال کیا جا سکتا ہے۔ طلبہ روحانی تربیت، اخلاقیات اور توحید کی تعلیم کو برقرار رکھتے ہوئے جدید چیلنجز کا سامنا کر سکتے ہیں، جو انہیں ایک متوازن شخصیت بناتا ہے۔ پاکستان جیسے ملک میں، جہاں نوجوان آبادی کی اکثریت ہے، یہ مواقع ملازمت کے نئے دروازے کھولتے ہیں اور دینی علوم کو گلوبل ڈائیلاگ کا حصہ بناتے ہیں، جس سے اسلامی تعلیم نہ صرف زندہ رہتی ہے بلکہ ترقی بھی کرتی ہے۔ آخر کار، یہ تبدیلی ایک ایسا ماڈل پیش کرتی ہے جہاں ایمان اور جدت ساتھ ساتھ چلتے ہیں، اور پاکستانی نوجوان عالمی سطح پر اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔

موجودہ ڈیجیٹل دور میں AI کی تعلیم پر انقلابی اثرات

آج کا دور حقیقی معنوں میں ڈیجیٹل انقلاب کا دور ہے، جہاں **مصنوعی ذہانت (AI)** انسانی زندگی کے ہر شعبے کو بنیادی طور پر تبدیل کر رہی ہے، اور تعلیم اس کی سب سے زیادہ متاثر ہونے والی زینہ ہے۔ AI نہ صرف سیکھنے کے عمل کو ذاتی بنا رہی ہے بلکہ تدریس کے طریقوں، مواد کی تیاری اور طلبہ کی تشخیص کو بھی نئی شکل دے رہی ہے۔ یہ ٹیکنالوجی طلبہ کی انفرادی صلاحیتوں کو سامنے رکھ کر

CC BY

سبق تیار کرتی ہے، فوری رہنمائی فراہم کرتی ہے اور دور دراز کے علاقوں میں معیاری تعلیم کی رسائی کو ممکن بنا رہی ہے۔ نتیجتاً، روایتی کلاس روم کی دیواریں گرانے اور تعلیم کو زیادہ جامع، دلچسپ اور موثر بنانے کا عمل تیز ہو رہا ہے۔

یہ انقلابی تبدیلی خاص طور پر جنریٹیو AI ٹولز جیسے ChatGPT اور دیگر ماڈلز کی آمد سے مزید شدت اختیار کر گئی ہے، جو متن، تصاویر اور حتیٰ کہ ویڈیوز کی تخلیق میں انسانی صلاحیتوں کی نقل کر رہے ہیں۔ تعلیم کے میدان میں AI کی مدد سے ذاتی ٹیوٹرز، خودکار تشخیص اور اداری کاموں کی سہولت دستیاب ہو رہی ہے، جو اساتذہ کو طلبہ کی تخلیقی اور تنقیدی تربیت پر توجہ دینے کا موقع دیتی ہے۔ تاہم، یہ پیشرفت چیلنجز بھی لا رہی ہے، جیسے اخلاقی مسائل، ڈیٹا کی حفاظت اور انسانی رابطے کی کمی۔ مجموعی طور پر، AI تعلیم کو ایک نئے دور میں داخل کر رہی ہے، جہاں سیکھنا زندگی بھر کا عمل بن جائے گا اور ہر فرد کی ضروریات کے مطابق ڈھل سکے گا۔

پاکستان میں اسلامی تعلیم کا نظام:

پاکستان میں اسلامی تعلیم کا نظام ایک قدیم اور مستحکم روایت پر مبنی ہے، جو ملک کی بنیاد سے ہی دینی اقدار کی حفاظت اور فروغ کا ذریعہ رہا ہے۔ یہ نظام تین بنیادی دھاروں پر مشتمل ہے: **روایتی دینی مدارس** (مدارس)، جدید اسلامی سکولز اور اسلامی جامعات۔ یہ ادارے نہ صرف قرآن، حدیث، فقہ اور دیگر دینی علوم کی تعلیم دیتے ہیں بلکہ غریب اور پسماندہ طبقات کو مفت رہائش، خوراک اور تعلیم فراہم کر کے سماجی خدمات بھی انجام دیتے ہیں۔ تاہم، وسائل کی کمی اور جدید تقاضوں سے ہم آہنگی کے مسائل اس نظام کو چیلنجز کا سامنا کرتے ہیں۔

- **دینی مدارس :**

پاکستان کے دینی تعلیمی نظام کی بنیادی اینٹ **دینی مدارس** ہیں، جو ملک کی اسلامی شناخت اور روایتی علوم کی حفاظت کا اہم ذریعہ رہے ہیں۔ یہ ادارے مختلف مکاتبِ فکر سے وابستہ ہیں، جیسے دیوبندی، بریلوی، اہلِ حدیث، شیعہ اور جماعتِ اسلامی، اور ہر مکتب کی اپنی الگ تنظیم اور نصاب ہے۔ ان کی تنظیم اور امتحانات کے لیے وفاق المدارس العربیہ (دیوبندی)، رابطۃ المدارس (بریلوی)، وفاق المدارس الشیعہ، تنظیم المدارس اہلِ سنت اور دیگر بورڈز کام کر رہے ہیں، جو مدارس کی رجسٹریشن، نصاب کی تیاری اور ڈگریوں کی توثیق کرتے ہیں۔ حالیہ سرکاری اور تحقیقاتی اعداد و شمار کے مطابق، رجسٹرڈ دینی مدارس کی تعداد تقریباً 17,738 سے 26,000 تک ہے، جبکہ غیر رجسٹرڈ مدارس کو ملا کر کل تعداد 30,000 سے 45,000 کے لگ بھگ تخمینہ کی جاتی ہے۔ ان مدارس میں زیرِ تعلیم طلبہ کی تعداد تقریباً 2.2 ملین سے 4.6 ملین کے درمیان ہے، جن میں اکثریت غریب اور دیہی خاندانوں سے تعلق رکھنے والے بچوں کی ہے۔ یہ مدارس نہ صرف مفت تعلیم دیتے ہیں بلکہ رہائش، کھانا اور لباس بھی فراہم کرتے ہیں، جو پسماندہ طبقات کے لیے ایک بڑی سہولت ہے۔ تاہم، غیر رجسٹرڈ مدارس کی تعداد اور ان کی نگرانی ایک چیلنج ہے، جو اصلاحات کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہے۔ یہ ادارے قرآنِ کریم کی حفظ و تلاوت، حدیث، فقہ، عربی زبان اور دیگر دینی علوم پر توجہ دیتے ہیں، اور کئی میں عصری مضامین بھی شامل کیے جا رہے ہیں۔ پاکستان کی نوجوان آبادی کے لیے یہ مدارس ایک اہم سماجی اور تعلیمی کردار ادا کر رہے ہیں۔[14]

- **جدید اسلامی سکولز:**

پاکستان میں **جدید اسلامی سکولز** ایک ابھرتا ہوا رجحان ہیں، جو روایتی دینی تعلیم کو جدید عصری علوم کے ساتھ ہم آہنگ کر کے پیش کرتے ہیں۔ یہ ادارے اسلامی اخلاقیات اور اقدار کو مرکزی حیثیت دیتے ہوئے انگریزی میڈیم کی تعلیم، سائنس، ریاضی اور دیگر worldly subjects کو شامل کرتے ہیں، جس سے طلبہ دینی اور دنیوی دونوں میدانوں میں متوازن شخصیت کے مالک بنتے ہیں۔ یہ سکولز خاص طور پر متوسط اور بالائی متوسط طبقے کے خاندانوں میں مقبول ہیں، جو اپنے بچوں کو اسلامی ماحول میں معیاری تعلیم دینا چاہتے ہیں۔ مثال کے طور پر،

1. **دار ارقم سکولز** کا نظام پاکستان کا سب سے بڑا پرائیویٹ اسلامی سکول نیٹ ورک ہے، جس کی 700 سے زائد برانچیں 150 سے زیادہ شہروں میں پھیلی ہوئی ہیں اور 300,000 سے زیادہ طلبہ زیرِ تعلیم ہیں۔ یہ سکولز پلے گروپ سے میٹرک تک تعلیم دیتے ہیں اور قرآن، سنت کی تعلیم کے ساتھ جدید نصاب کو ملا کر پیش کرتے ہیں۔[15]
2. اسی طرح، **الہدیٰ انٹرنیشنل سکول** (ڈاکٹر فرحت ہاشمی کی بنیاد پر قائم) اسلام آباد، کراچی اور دیگر شہروں میں کیمپس رکھتا ہے، جو IGCSE اور A Level کے ساتھ حفظ قرآن کا پروگرام بھی پیش کرتا ہے اور ہزاروں طلبہ کو اسلامی اصولوں پر مبنی تعلیم فراہم کر رہا ہے۔ دیگر پرائیویٹ چینز جیسے ہیر افاؤنڈیشن، پریپریٹری سکول اور متعدد مقامی اسلامی سکولز بھی اس زمرے میں آتے ہیں، جن کی کل تعداد ہزاروں میں ہے اور لاکھوں طلبہ ان سے مستفید ہو رہے ہیں۔[16]

یہ سکولز پاکستان کی تعلیمی منظر نامے میں ایک پل کا کردار ادا کر رہے ہیں، جو روایتی مدارس اور سیکولر پرائیویٹ سکولز کے درمیان توازن قائم کرتے ہیں اور نوجوانوں کو اسلامی شناخت کے ساتھ جدید چیلنجز کا سامنا کرنے کے قابل بناتے ہیں۔

CC BY

- **اسلامی جامعات:**

پاکستان میں **اسلامی جامعات** دینی علوم کو اعلیٰ تعلیمی سطح پر پیش کرنے کا اہم ذریعہ ہیں، جو ہائر ایجوکیشن کمیشن (HEC) سے تسلیم شدہ ہیں اور جدید تحقیقاتی طریقوں کے ساتھ قرآن، حدیث، فقہ، اسلامی اقتصادیات، شریعہ اینڈ لاء اور دیگر اسلامی مضامین کی تعلیم دیتے ہیں۔ یہ ادارے روایتی دینی تعلیم کو عصری علوم کے ساتھ ملا کر طلبہ کو جامع شخصیت عطا کرتے ہیں، جو ہزاروں طلبہ کو داخلہ دیتے ہیں اور تحقیق، پی ایچ ڈی پروگرامز اور بین الاقوامی تعاون پر توجہ رکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر، **انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد (IIUI)** ملک کی سب سے بڑی اسلامی یونیورسٹی ہے، جو 1980 میں قائم ہوئی اور 25,000 سے 30,000 طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ یہ شریعہ، اسلامی بینکنگ، عربی، یوسیفک سٹڈیز اور دیگر شعبوں میں بیچلر سے پی ایچ ڈی تک پروگرام پیش کرتی ہے۔ اسی طرح، **جامعہ الرشید کراچی** (Jamia Tur Rasheed) ایک معتبر دینی ادارہ ہے جو 2021 میں HEC سے ڈگری ایوارڈنگ کا درجہ حاصل کر چکا ہے، اور درس نظامی، کلیۃ الشریعہ اور تخصص کے پروگرام چلاتا ہے، جہاں ہزاروں طلبہ داخل ہوتے ہیں۔ دیگر اداروں میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور، جامعہ کراچی کا اسلامی سٹڈیز ڈیپارٹمنٹ اور متعدد پرائیویٹ یونیورسٹیز شامل ہیں جو اسلامی تعلیم پر خصوصی توجہ رکھتی ہیں۔ کل ملک میں HEC سے تسلیم شدہ 200 سے زائد یونیورسٹیز ہیں، جن میں سے کئی (جیسے IIUI، جامعہ فاروقیہ اور دیگر) اسلامی علوم کو مرکزی حیثیت دیتے ہیں، جو پاکستان کی ہائر ایجوکیشن میں دینی اقدار کی حفاظت اور فروغ کا کردار ادا کر رہی ہیں۔

شرعی حدود اور اخلاقی چیلنجز

اسلامی فقہ کے اصولوں کے مطابق مصنوعی ذہانت کوئی زندہ ہستی نہیں بلکہ ایک انسانی بنایا ہوا آلہ ہے، جو حلال اور مفید مقاصد کے لیے استعمال کیا جائے تو جائز ہے، مگر اس کی حدود شریعت سے ماوراء نہیں ہو سکتیں۔ تاہم، اسلامی تعلیم میں اس کے انضمام سے کئی شرعی اور اخلاقی مسائل ابھرتے ہیں، جو نہ صرف ٹیکنالوجی کی حدود بلکہ انسانی فطرت اور دینی ذمہ داریوں سے جڑے ہیں۔ یہ چیلنجز پاکستان کے تناظر میں مزید شدید ہو جاتے ہیں، جہاں تعلیمی وسائل محدود اور دینی حساسیت زیادہ ہے۔ جس کی چند حدود ہیں جو کہ درج ذیل ہیں؛

- **معلومات کی صداقت اور اجتہاد کی عدم موجودگی:**

اسلامی فقہ میں فتویٰ کا اجراء ایک نہایت حساس اور ذمہ دارانہ فریضہ ہے، جو صرف اہلِ اجتہاد اور فقہی بصیرت رکھنے والے مفتیانِ کرام کے لیے مخصوص ہے۔ مصنوعی ذہانت (AI) ایک جدید ٹیکنالوجی ہے جو ڈیٹا کی بنیاد پر معلومات اکٹھی کر کے جوابات فراہم کر سکتی ہے، لیکن یہ شرعی احکام کی توثیق، نئے مسائل پر اجتہاد یا معتبر فتویٰ جاری کرنے کی اہلیت نہیں رکھتی۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ علماء کی طرف رجوع کرنے کی واضح ہدایت فرماتے ہیں:

فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ[17]

یہ آیت جاہل افراد کو زندہ اور اہلِ علماء کی طرف رجوع کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔ احادیث مبارکہ میں بھی فتویٰ اور رہنمائی کے لیے اہلِ علم کی طرف رجوع کی تاکید ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ[18]

ان آسمانی ہدایات کی روشنی میں، AI سے دینی مسائل پر فتویٰ طلب کرنا یا اس پر مکمل انحصار کرنا شرعاً درست نہیں، کیونکہ AI انسانی مفتی کی فقہی گہرائی، عملی سیاق وسباق کی فہم، تقویٰ، عدالت اور اللہ کی توفیق جیسی شرائط پوری نہیں کرتی۔ AI کا انحصار الگورتھم اور ٹریننگ ڈیٹا پر ہوتا ہے، جس میں انسانی تعصبات، نامکمل معلومات یا غلطیاں شامل ہو سکتی ہیں، جو عقیدے اور عمل کو خطرے میں ڈال سکتی ہیں۔ فتویٰ کے لیے مجتہد کی شرائط—جیسے قرآن و سنت کا جامع علم، اصول فقہ پر دسترس، مقاصد شریعت کی سمجھ اور معاشرتی حالات کی بصیرت—صرف زندہ انسان ہی پورا کر سکتا ہے۔ AI یہ اجتہادی صلاحیت نہیں رکھتی، بلکہ یہ محض ایک آلہ ہے جو معلومات فراہم کر سکتا ہے، نہ کہ شرعی حکم جاری کر سکتا ہے۔ معتبر علماء کے مطابق، دینی رہنمائی کے لیے اہل اور زندہ علماء کی طرف رجوع ضروری ہے تاکہ دین کی حفاظت ہو اور گمراہی سے بچاؤ ممکن ہو۔[19]

- **پرائیوسی اور ڈیٹا کی امانت:**

مصنوعی ذہانت کی فعالیت بڑی حد تک ڈیٹا کے جمع اور تجزیہ پر موقوف ہے، جو اسلامی تعلیم کے میدان میں طلبہ کی ذاتی آوازیں (جیسے قرآن کی تلاوت کی ریکارڈنگز)، ان کے نجی سوالات، تصاویر یا دیگر حساس معلومات کو شامل کر سکتی ہے۔ یہ ڈیٹا اگر غیر محفوظ طریقے سے جمع یا استعمال ہو تو ذاتی رازداری کی سنگین خلاف ورزی کا باعث بنتا ہے۔ اسلام میں پردہ، عفت اور راز کی حفاظت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے، جہاں کسی کی ذاتی زندگی میں جھانکنا یا اس کی معلومات کو بغیر اجازت استعمال کرنا امانت میں خیانت اور گناہ کبیرہ شمار ہوتا ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں انسانی عزت و وقار کی حفاظت مقاصد شریعہ کا حصہ ہے، اور ڈیٹا کی یہ صورت بھی اسی دائرے میں آتی ہے۔[20]

CC BY

مزید یہ کہ AI کے الگورتھم میں تعصب (bias) کا مسئلہ سنگین ہے، جو ٹریننگ ڈیٹا کی بنیاد پر اسلامی مواد کو مسخ شدہ یا غلط انداز میں پیش کر سکتا ہے، جیسے بعض ثقافتی یا سیاسی تعصبات کی وجہ سے دینی تعلیمات کو غیر منصفانہ طور پر دکھانا۔ یہ عقائد کی حفاظت (حفظ الدین) کے شرعی اصول کی خلاف ورزی ہے، کیونکہ اسلام عدل، انصاف اور صداقت کا تقاضا کرتا ہے۔ اس لیے AI کا استعمال کرتے ہوئے ڈیٹا کی سخت حفاظت، تعصب کی روک تھام اور انسانی نگرانی کو لازم قرار دیا جاتا ہے، تاکہ ٹیکنالوجی فائدہ مند رہے نہ کہ نقصان دہ۔ پاکستان جیسے ملک میں، جہاں دینی حساسیت زیادہ ہے، یہ مسائل تعلیمی اداروں کے لیے خاص اہمیت رکھتے ہیں۔[21]

- **انسانی رابطے اور روحانی تربیت کی اہمیت:**

اسلامی تعلیم کا بنیادی اور سب سے گہرا مقصد محض معلومات کی منتقلی یا ذہنی ترقی نہیں، بلکہ قلب کی پاکیزگی (تزکیہ نفس)، اخلاقی بلندی اور روحانی ارتقاء ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ اس مقصد کو واضح طور پر بیان فرماتے ہیں:

قَدْ أَفْلَحَ مَن زَكَّاهَا[22]

یہاں "زَكَّاهَا" سے مراد نفس کی پاکیزگی ہے۔ احادیث مبارکہ میں بھی اساتذہ کی صحبت اور تربیت قلب کی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے:

مَثَلُ الجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ، كَحَامِلِ المِسْكِ وَنَافِخِ الكِيرِ، فَحَامِلُ المِسْكِ[23]

یہ حدیث صحبت کی برکت اور اس کے روحانی اثرات کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ ان آسمانی ہدایات کی روشنی میں، یہ روحانی تبدیلی صرف ایک زندہ، متقی اور تجربہ استاد کی صحبت سے ممکن ہے، جو اپنی محبت، شفقت، عملی نمونے اور برکت سے شاگرد کے دل میں انقلاب برپا کرتا ہے۔ استاد اور شاگرد کا براہ راست رابطہ ایک روحانی سلسلہ ہے، جس میں دل کی گہرائی، توجہ اور اللہ کی طرف راغب کرنے کی صلاحیت شامل ہوتی ہے۔ تصوف کی روایت میں اسے "تربیت قلب" یا "سلسلہ ءبیعت" کہا جاتا ہے، جو مشینی نظام کبھی پیدا نہیں کر سکتا۔ مصنوعی ذہانت (AI) اگرچہ معلومات کی فراہمی، منطقی تجزیہ اور تکراری مشقوں میں معاون ثابت ہو سکتی ہے، مگر یہ جذباتی گہرائی، روحانی اثر، محبت کی گرمجوشی اور برکت کی منتقلی سے مکمل طور پر عاری ہے۔ AI محض الگورتھم اور ڈیٹا پر مبنی ہے، اس میں روح، ضمیر یا اللہ کی طرف سے عطا کردہ ہدایت کی صلاحیت نہیں۔ نتیجتاً، یہ اسلامی تعلیم کی اصل روح—یعنی اخلاقی اور روحانی تربیت—کو پورا نہیں کر سکتی۔ حالیہ نفسیاتی اور تعلیمی تحقیقات بھی اس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ جذباتی سیکھائی (emotional intelligence) اور روحانی ترقی انسانی تعاملات پر منحصر ہے، جہاں AI شدید محدودیت کا شکار ہے کیونکہ یہ انسانی تجربات کی پیچیدگیوں اور دل کی حالات کو مکمل سمجھنے سے قاصر رہتا ہے۔ لہٰذا، AI کو اسلامی تعلیم میں صرف ایک معاون آلہ کے طور پر استعمال کیا جائے، نہ کہ استاد کی جگہ لے کر، تاکہ تعلیم کا اصل مقصد—تزکیہ نفس اور اللہ کی قربت—برقرار رہے اور شاگرد کے دل میں حقیقی تبدیلی آ سکے۔[24]

- **غلط استعمال کا خطرہ:**

مصنوعی ذہانت (AI) کا سب سے سنگین خطرہ اس کا غلط استعمال ہے، جو اسلامی اخلاقی اصولوں کی بنیادوں کو متزلزل کر سکتا ہے۔ یہ ٹیکنالوجی اگر درست طریقے سے نہ استعمال کی جائے تو امانت میں خیانت، دھوکہ دہی اور جعلسازی جیسے سنگین گناہوں کا سبب بن سکتی ہے۔ مثال کے طور پر، طلبہ AI کی مدد سے امتحانات میں نقل کر سکتے ہیں، جعلی اسائنمنٹس یا تحقیقی مقالے تیار کر سکتے ہیں یا دینی مواد کو مسخ کر کے پیش کر سکتے ہیں، جو نہ صرف ذاتی اخلاق کو تباہ کرتا ہے بلکہ معاشرے میں بداعتمادی اور فساد پھیلاتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ امانتداری اور سچائی کی سخت تاکید فرماتے ہیں:

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا[25]

یہ آیت ہر قسم کی امانت—چاہے وہ علم کی ہو یا عمل کی—کی حفاظت کی ذمہ داری عائد کرتی ہے۔ مزید ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ[26]

احادیث مبارکہ میں بھی دھوکہ دہی اور جعلسازی کی شدید ممانعت ہے۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے:

المُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ المُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ[27]

یہ احادیث ہر قسم کے دھوکے—چاہے وہ نقل ہو یا جعلی مواد کی تیاری—سے روکتی ہیں۔ ان آسمانی ہدایات کی روشنی میں، AI کو اسلامی اقدار کے خلاف مواد تیار کرنے کے لیے استعمال کرنا—جیسے جعلی احادیث کی تخلیق، غلط تفسیریں پھیلانا یا فحش مواد جنریٹ کرنا—نہایت سنگین حرام عمل ہے، جو دین کی توہین، فتنہ انگیزی اور امت میں انتشار کا باعث بنتا ہے۔[28] پاکستان کے تناظر میں یہ

CC BY

خطرات مزید شدید ہو جاتے ہیں، جہاں تعلیمی اداروں میں انفراسٹرکچر کی کمی، انٹرنیٹ کی عدم استحکام، بجلی کے مسائل اور اساتذہ کی محدود ڈیجیٹل مہارت AI کے غلط استعمال کی نگرانی کو مشکل بنا دیتے ہیں۔ نتیجتاً، طلبہ اور اساتذہ دونوں ناخواستہ یا دانستہ طور پر غلط راستوں پر گامزن ہو سکتے ہیں، جس سے تعلیمی نظام کی اعتبار اور ساکھ کو نقصان پہنچتا ہے۔ لہٰذا، AI کا استعمال کرتے ہوئے سخت شرعی اور اخلاقی حدود کی پاسداری، مستقل نگرانی، طلبہ و اساتذہ کی تربیت اور واضح گائیڈ لائنز کو نافذ کرنا ضروری ہے۔ انسانی نگرانی اور اہل علماء کی شرعی رہنمائی کے بغیر یہ ٹیکنالوجی فائدے کے بجائے دینی اور اخلاقی نقصان کا ذریعہ بن سکتی ہے۔[29]

خلاصہ کلام:

مصنوعی ذہانت کا پاکستانی اسلامی تعلیم میں انضمام ایک دو دھاری تلوار ہے، جو ایک طرف تو ناقابل بیان مواقع پیش کرتا ہے اور دوسری طرف شرعی اور اخلاقی حدود کی سخت پاسداری کا تقاضا کرتا ہے۔ AI کی بدولت طلبہ کو ذاتی نوعیت کی تعلیم، دور دراز علاقوں میں رسائی، اساتذہ کی معاونت اور دینی تحقیق میں غیر معمولی سہولت میسر آ سکتی ہے، جو روایتی نظام کے خلا کو پر کرتے ہوئے اسلامی تعلیم کو عصری تقاضوں سے ہم آہنگ بنا سکتی ہے۔ یہ ٹیکنالوجی نوجوان نسل کو دینی اقدار کی جڑوں سے جوڑے رکھتے ہوئے عالمی سطح پر مسابقتی بنانے کا ذریعہ بن سکتی ہے، جہاں قرآن و سنت کی روشنی میں جدید علوم کی تحصیل ممکن ہو۔ تاہم، یہ پیشرفت شرعی حدود کے بغیر نقصان دہ بھی ثابت ہو سکتی ہے۔ معلومات کی توثیق نہ ہونا، پرائیویسی کی پامالی، روحانی تربیت میں انسانی رابطے کی کمی اور غلط استعمال کا خطرہ جیسے مسائل اسے ایک حساس معاملہ بناتے ہیں۔ اسلامی فقہ کا واضح اصول ہے کہ کوئی بھی نیا آلہ حلال مقاصد اور شریعت کی پاسداری کے ساتھ ہی استعمال کیا جائے۔ لہٰذا، AI کو مکمل طور پر استاد کی جگہ دینے کی بجائے صرف ایک معاون ٹول کے طور پر اپنانا چاہیے، جہاں انسانی نگرانی، معتبر ڈیٹا کا استعمال اور شرعی گائیڈ لائنز مرکزی حیثیت رکھیں۔ پاکستان کے تعلیمی اداروں، علماء کرام، حکومت اور ٹیکنالوجی ماہرین کی مشترکہ کاوش سے ایک ایسا متوازن ماڈل تیار کیا جا سکتا ہے جو AI کے فوائد کو حداکثر اور خطرات کو حداقل کرے۔ اس سے نہ صرف اسلامی تعلیم زندہ و پائیدار رہے گی بلکہ یہ جدید دور میں دین کی خدمت اور انسانیت کی فلاح کا ایک روشن مینار بن سکے گی۔ آخر میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ جدت اور شریعت کا امتزاج ہی پاکستانی معاشرے کی تعلیمی ترقی کی کنجی ہے۔

نتائج و سفارشات:

نتائج:

1. مصنوعی ذہانت کا پاکستانی اسلامی تعلیم میں انضمام ایک سنہری موقع ہے، جو روایتی نظام کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کر کے اسے زیادہ موثر، جامع اور عالمی سطح پر مسابقتی بنا سکتا ہے۔
2. AI کی بدولت انفرادی سیکھائی، دور دراز علاقوں میں رسائی، اساتذہ کی معاونت اور دینی تحقیق میں سہولت جیسے فوائد حاصل ہو رہے ہیں، جو طلبہ کو قرآن و سنت کی گہری سمجھ کے ساتھ ڈیجیٹل مہارتوں سے آراستہ کرتے ہیں۔
3. یہ ٹیکنالوجی پاکستان کی نوجوان آبادی کو دینی اقدار کی پاسداری کرتے ہوئے جدید دنیا سے جوڑنے کا ایک پل ثابت ہو سکتی ہے، جہاں اسلامی تعلیم نہ صرف زندہ رہے بلکہ ترقی بھی کرے۔
4. تاہم، یہ مواقع شرعی حدود کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتے۔ معلومات کی صداقت کا فقدان، پرائیویسی کی پامالی، روحانی تربیت میں انسانی رابطے کی کمی اور غلط استعمال کا خطرہ جیسے چیلنجز اسے ایک حساس معاملہ بناتے ہیں۔
5. اسلامی فقہ کا اصول ہے کہ ہر نیا آلہ حلال مقاصد اور شریعت کی پاسداری کے ساتھ استعمال ہو، ورنہ یہ نقصان دہ بن جاتا ہے۔ لہٰذا، AI کو استاد کی جگہ نہیں بلکہ صرف ایک معاون کا درجہ دیا جائے۔

سفارشات:

1. تمام AI مواد کی توثیق اہل علماء اور اساتذہ سے کرائی جائے، اور فتویٰ یا دینی احکام کے لیے AI پر انحصار بالکل نہ کیا جائے۔
2. دینی مدارس، سکولز اور جامعات میں اساتذہ اور طلبہ کو AI کے اخلاقی استعمال اور شرعی حدود کی تربیت دی جائے۔
3. حکومت، HEC، وفاق المدارس اور علماء کی مشترکہ کمیٹی بنائی جائے جو AI کے استعمال کے لیے قومی گائیڈ لائنز تیار کرے، بشمول ڈیٹا پرائیویسی اور بائیس فری الگورتھمز۔
4. دور دراز علاقوں میں انٹرنیٹ اور ڈیوائسز کی رسائی بڑھائی جائے، اور معتبر اسلامی ڈیٹا بیسز (جیسے صحاح ستہ پر مبنی) تیار کیے جائیں۔
5. چند منتخب مدارس اور سکولز میں AI کے محدود تجربات شروع کیے جائیں، جن کی نگرانی علماء کریں۔

CC BY

حوالہ جات

[1] العلق(۹۶):۱۔

[2] الزمر(۳۹):۹۔

[3] محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ (بیروت: داالکتب العلمیہ،۱۹۹۸)حدیث نمبر:۲۲۴۔

[4] Majeed, M. K, The Role of Digital Competencies, AI, and Informal Learning in Enhancing Functional Skills: Islamic Schools in Southern Pakistan (Rasail Media: International Journal of Religious and Interdisciplinary Studies Vol. 2, No. 1) P,51-64.

[5] المجادلۃ(۵۸):۱۱۔

[6] طہ(۲۰):۱۱۴۔

[7] البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح البخاری (بیروت: دارالکتب العلمیہ،۱۹۹۷)حدیث نمبر:۵۰۲۷۔

[8] Muhammad Iltimas Khan,AI-Powered Platforms for Islamic Education: Opportunities and Challenges(Advance Social Science Archive Journal, Vol. 2, No. 4, 2024) P, 1140–1150.

[9] محمد شفیع، آلات جدیدہ کے شرعی احکام (لاہور: مکتبہ رحمانیہ،۲۰۰۰)ص،۱۱۲۔

[10] آل عمران(۳):۱۶۴۔

[11] محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح البخاری، حدیث نمبر:۵۰۲۷۔

[12] ذیشان الحسن عثمانی، مصنوعی ذہانت (اسلام آباد: گفتگو پبلیشرز،۲۰۲۰)ص،۲۰۰۔

[13] Abdulmalik Sani & Muhammad Dayyabu Abdulmumini,The Role of Artificial Intelligence (AI) and Digital Tools in Hadith Authentication (Kuwait: Scholars Publisher,2025, Middle East Journal of Islamic Studies and Culture, Vol. 5, No. 2) P, 122-129.

[14] Muhammad Qasim Zaman, Madrassas in Pakistan: An Overview and Analysis (Princeton University Press,2010) P,195.

[15] Sanaullah Riaz, New Islamic Schools: Tradition, Modernity, and Class in Urban Pakistan (New York: Palgrave Macmillan,2014) P,180.

[16] Pervez Hoodbhoy, Education and the State: Fifty Years of Pakistan (Karachi: Oxford University Press,1998) P,200.

[17] النحل(۱۶):۴۳۔

[18] سجستانی، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داود (بیروت: دارالکتب العلمیہ،۱۹۹۷)حدیث نمبر:۳۶۴۱۔

[19] محمد شفیع، آلات جدیدہ کے شرعی احکام (لاہور: مکتبہ رحمانیہ،۲۰۰۰)ص،۲۵۰۔

[20] Siddiqui, Misuse of AI in Academic Integrity: An Islamic Ethical View (Darul Uloom Online Library: Islamic Journal of Education, 2025, Vol. 3, No. 2) P,112-125.

[21] Ezieddin Elmahjub, Artificial Intelligence (AI) in Islamic Ethics: Towards Pluralist Ethical Benchmarking for AI (Springer: Philosophy & Technology Journal,2023, Volume 36, Issue 4) P,15.

[22] الشمس(۹۱):۹۔

[23] محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح البخاری، حدیث نمبر:۵۵۳۴۔

[24] تقی عثمانی، تزکیہ نفس اور تزکیہ قلب (کراچی: مکتبہ معارف القرآن،۲۰۱۸)ص،۶۲۔

[25] النسا(۴):۵۸۔

CC BY

[26] الانفال (۸):۲۷۔

[27] محمد بن اسماعیل بخاری، الجامع الصحیح البخاری، حدیث نمبر:۱۰۔

[28] تقی عثمانی، اسلامی اخلاقیات اور جدید مسائل (کراچی: معارف القرآن، 2015)ص،۱۹۵۔

[29] محمد زکریا بٹ، جدید سائنس اور اسلامی تعلیمات (اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، ۲۰۲۲)ص،۲۲۸۔

CC BY